ڈاکٹر مریم دین

استاد شعبہ ایجوکیشن، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

# اُردو بطور ذریعہ تعلیم کے نفاذ کی عملی کوششیں

**Dr. Marium Din**

Assistant Professor Education Department, NUML, Islamabad.

## Practical measures for Implementing Urdu as a Medium of Instruction

Language is identity of any nation. It is a way of communication. Every nation has its language that is a source of expression of individuals' personalities. According to 1973's constitution Urdu was declared as national language of Pakistan and it was said that it will be implemented within 15 years as the official language. But in spite of passing 43 years Urdu is not been implemented as official language. A focused group discussion was arranged to know the perspective of educationists about Urdu as a medium of instruction and it was agreed mutually that Urdu must be taught from the initial classes to the higher level classes.

زبان کسی بھی قوم کے تشخص کی علامت ہوتی ہے۔ زبان اظہارِ رائے کا ایک ذریعہ ہے۔ زبان پیغامات کو ارسال کرنے اور وصول کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ ہر قوم کی ایک زبان ہوتی ہے جو افراد کی شخصیت کو اُجاگر کرنے کا موجب ہوتی ہے۔

پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۲۵۱ کے مطابق اُردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دِیا گیا اور کہا گیا کہ یوم آغاز سے پندرہ برس کے اندر اندر اُردو زبان کو سرکاری اور دیگر اغراض کے لئے استعمال کرنے کے انتظامات کئے جائیں اور انگریزی زبان کو صِرف اُس وقت تک استعمال کیا جائے جب تک کہ اُردو کو اُس سے تبدیل کرنے کے انتظامات نہ ہو جائیں۔[۱] لیکن بد قسمتی سے آئین ۱۹۷۳ء کو بیالیس برس گزرنے کے باوجود اُردو کے نفاذ کے لئے خاطِر خواہ کوشش نہ کی گئیں۔ ۸ ستمبر ۲۰۱۵ء کو عدالتِ عظمیٰ نے اپنے ایک فیصلے میں حکومتِ پاکستان کو حکم دیا گیا کہ اُردو کو بطور قومی و سرکاری

زبان نافذ کیا جائے۔[۲] عدالتِ عظمیٰ کے فیصلے کے بعد جہاں اُردو کو دیگر اغراض کے لئے استعمال کرنے پر بحث ومباحثوں کا آغاز ہوا۔ وہاں اُردو زبان کو بطور ذریعہ تعلیم نافذ کرنے پر بھی غور و غوص شروع ہُوا اور مختلف مکتبۂ فکر اور ماہرینِ تعلیم نے اس کے اغراض و مقاصد، ثمرات اور خدشات پر اپنے خیالات کا اِظہار بھی شروع کیا۔ ذریعۂ تعلیم کے لئے مناسب اور موزوں زبان کا انتخاب تعلیمی مقاصد کے حصول کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ "اُردو بطور ذریعہ تعلیم" کے موضوع پر بارہ افراد پر مشتمل ایک مُباحثہ ترتیب دِیا گیا۔ اس مباحثے میں ذریعۂ تعلیم سے متعلق چند سوالات شرکاء کے سامنے رکھے گئے۔ جن پر سیر حاصل بحث کے بعد شرکاء نے متفقہ طور پر رائے دی کہ ابتدائی تعلیم علاقائی زبانوں میں، ثانوی تعلیم اُردو زبان میں اور اعلیٰ تعلیم اُس وقت تک انگریزی میں دی جائے جب تک کہ اُردو کو اس سے تبدیل نہ کر دِیا جائے۔ اور اُردو کو ہر درجہ پر طلباء کے فہم کو بہتر بنانے کے لئے استعمال کیا جائے۔

تاریخ عالم گواہ ہے کہ قوموں کی ترقی میں زبان ایک کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ زبان افراد کے مابین نہ صِرف رابطہ کا ایک ذریعہ ہوتی ہے بلکہ ثقافتی ورثے کی منتقلی کا بھی ایک ذریعہ ہوتی ہے۔ رسوم، رواج، روایات، اقدار، رویے، سوچ اور مذہبی خیالات کی ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقلی بھی زبان سے ہی ممکن ہے۔ زبان ذہنی، تخلیقی صلاحیتوں اور تخیلات کی پختگی میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ڈاکٹر محی الدین قادری اپنی کتاب ہندوستانی لسانیات میں فرماتے ہیں کہ زبان عضوی جسمانی حرکتوں اور اشاروں کا نام ہے۔ جو اِنسانی خیالات اور احساسات کی پیداوار ہیں۔ اس میں قوتِ گویائی کا بہت بڑا ہاتھ ہے اور اِن حرکات واشارات کو دوسرا انسان جب چاہے اپنی مرضی سے دہرا سکتا ہے۔[۳]

زبان قوموں اور افراد کے تشخص میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر وہ قوم جس نے دنیا میں ترقی کی ہے اُس نے اپنی زبان کی بدولت ہی کی ہے۔ چین، امریکہ، جاپان اور کوریا کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ دُنیا شاہد ہے کہ اُن قوموں نے دُنیا کے افق پر حکمرانی کی جو اپنی زبان سے منسلک ہیں۔ مولوی عبدالحق کے مطابق کسی بھی زبان کے قومی اور ملک گیر ہونے کے لیے چند شرائط پر پورا اُترنا لازم ہے جس میں سے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ زبان اُس علاقے کی زبان ہو اور کسی دوسرے علاقے یا بدیس کی نہ ہو۔ وہ زبان کسی خاص فرقے یا رقبے تک محدود نہ ہو۔ اُس زبان کو ایک بڑے حصے میں سمجھا اور بولا جائے۔ وہ زبان اس قابل ہو کہ اس میں خیالات اور جزبات کو ادا کرنے کی طاقت ہو۔ وہ زبان ابتدائی سے اعلیٰ درجہ تک بطور تعلیم استعمال ہو سکتی ہو اور اُس زبان میں زمانے کا ساتھ دینے اور حالات کے مطابق ڈھلنے کی اہلیت ہو۔

عبدالستار ملک، ڈاکٹر اپنے مقالہ پاکستان اور اُردو زبان کی تدریس کے مسائل و مباحث (تحقیقی و تنقیدی جائزہ) کے مطابق پاکستان کے تینوں دساتیر میں اُردو کو بطور قومی زبان تسلیم کیا گیا ہے۔ ۱۹۵۶ء کے آئین کے آرٹیکل ۲۱۴، ۱۹۶۲ء کے آرٹیکل ۲۱۵ء اور ۱۹۷۳ء کے آئین کے آرٹیکل ۲۵۱ میں اس بات کی ضمانت دی گئی ہے کہ پاکستان کی سرکاری زبان اُردو ہی ہو گی۔[۴] ۱۹۷۳ء کے آئین میں جہاں اُردو کو قومی زبان قرار دیا گیا ہے اور حکومتِ پاکستان کو حکم دِیا کہ پندرہ برس کے

عرصے میں اُردو کو سرکاری و دیگر اغراض کے استعمال کے لئے انتظامات کرے اور انگریزی کو صرف تب تک استعمال کیا جائے جب تک کہ اُس کو اُردو سے تبدیل کرنے کے انتظامات نہ ہو جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ قومی اسمبلی قانون سازی کے ذریعے اُردو زبان کی حیثیت کو متاثر کیے بغیر صوبائی زبانوں کی تعلیم، ترقی اور استعمال کے لئے اقدامات تجویز کرے۔

سپریم کورٹ کا ۸ ستمبر ۲۰۱۵ء کا فیصلہ بھی اُردو زبان میں ہی تحریر کیا گیا اور اس میں واضح طور پر اس حقیقت پر روشنی ڈالی گئی کہ انگریزی زبان کی ترویج پر بے پناہ روپیہ صرف کرنے کے باوجود ابھی تک خاطر خواہ نتائج سامنے نہیں آئے۔ یہاں تک کہ عدالتی کاروائی کی سماعت میں اکثر یہ احساس شدت سے ہوتا ہے کہ کئی دہائیوں کی محنتِ شاقہ اور کئی بے نو انسلوں کی کاوش کے باوجود آج بھی انگریزی ہمارے بہت ہی کم لوگوں کی زبان ہے۔

انگریزی زبان فرنگیوں کی زبان ہے اور اس زبان کے نفاذ کا مقصد حکمران انگریز قوم کے مفادات کی تکمیل تھا۔ لارڈ میکالے نے مشرقی تہذیب سے نفرت کا اظہار انگریزی زبان کو نافذ کر کے کیا اور برملا کہا کہ میں ہندوستان میں ایک ایسا نظام دینے جارہا ہوں جس کے نتیجے میں یہ قوم ظاہری طور پر تو ہندوستانی ہو گی لیکن ذہنی طور پر ہماری تابع ہو گی۔ لارڈ میکالے کے ان اقدامات سے ہماری قومی اور مقامی زبانوں سے تحقیر کا ایک ایسا باب شروع ہوا جو بدقسمتی سے آج تک جاری ہے۔ انگریزی کے غلبے کے بعد ایک ایسی طبقاتی تفریق نے جنم لیا جس کے نتیجے میں عوام الناس اور نام نہاد عوام الخاص کے مابین ایک ایسی خلیج پیدا ہو گئی جو کہ قومی یک جہتی کے لئے زہر قاتل ہے۔ وحید قریشی، ڈاکٹر کے مطابق انگریزی ذریعہ تعلیم کی سو سالہ زندگی میں ہماری فکری زندگی کو جس طرح مفلوج اور بے کار کر دیا ہے اُس کا ایک ازالہ یہ بھی ہے کہ ہم مغرب کے علمی خزانوں کو قومی زبان میں منتقل کر کے ان علوم سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھایا جائے۔ [۵] انہیں باتوں کے پیش نظر سپریم کورٹ نے حکومتِ پاکستان کو آئین کے آرٹیکل ۲۵۱ کے نفاذ کا حکم دِیا۔

تعلیم ہر فرد کا بنیادی حق ہے۔ آئین کے آرٹیکل ۲۵۱۔اے کے مطابق ریاست پانچ سے سولہ سال تک کے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی (حکومتِ پاکستان، ۱۹۷۳ء)۔ یہ حق اس بات کا بھی متقاضی ہے کہ ملک میں ایک ایسا نظامِ تعلیم ہو جو تمام افراد کو مساوی بنیادوں پر تعلیم فراہم کرنے کی یقین دہانی کرے اور ہر ممکن طور پر طبقاتی تقسیم اور غیر مساویانہ رویّوں کی حوصلہ شکنی کرے۔

آئین ہر فرد کو جہاں تعلیم اور مساوی سلوک کا حق دیتا ہے وہاں حق و قار کو بھی یقینی بنانے کا حکم دیتا ہے۔ تعلیمی نظام میں ہر شخص کا وقار بحال رہنا ہی اُس کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

مقتدرہ قومی زبان نے اُردو کو بطور ذریعۂ تعلیم اپنانے کے لئے سفارشات پیش کیں جن میں ۱۹۸۲ء کے بعد انٹر میڈیٹ، ایف اے، ایف ایس سی، آئی کام، پیشہ ورانہ ڈپلومہ، بی اے، ایم کام، بی ایڈ، اور ایل ایل بی کے لئے ذریعہ تعلیم اُردو زبان میں ہو۔ ۱۹۸۴ء کے بعد بی ایس سی، بی ای، ایم اے، ایم کام، ایم ایڈ، بی بی اے اور ایل ایل ایم کے تمام امتحانات اُردو

زبان میں ہوں۔ ۱۹۸۷ء، کے بعد ایم ایس سی اور ایم بی اے کے امتحانات بھی اُردو میں منعقد ہوں۔ ملک کی ہر ڈویژن میں ایک ماڈل سکول قائم کیا جائے۔ تدریس کی زبان کے طور پر اُردو کے استعمال کو فروغ دینے کے لئے ورکشاپ منعقد کرائی جائیں۔ تمام پی ایچ ڈی کے مقالات کا اُردو میں ترجمہ کیا جائے اور تمام نئے مقالات کا ایک خلاصہ اُردو میں دینا ضروری قرار دیا جائے۔ نیز انگریزی ذریعۂ تعلیم کے سکولوں کے قیام کی حوصلہ شکنی کی جائے۔[۶]

بہت سے بین الاقوامی اداروں بشمول اقوامِ متحدہ اور یونیسکو نے عرصہ دراز سے بنیادی تعلیم کی تمام بچوں تک فراہمی یقینی بنانے پر بے حد زور دینا شروع کیا ہے اور ہر اُس بچے کے سکول میں داخلے کو یقینی بنانے پر یکسوئی سے عمل پیرا ہیں جو کہ ابتدائی تعلیم کے درجے پر ہیں۔ میلینیم ڈویلپمنٹ گول نمبر ۲ (Millennium Development Goal No. 2)،(۷)"یونیورسل پرائمری ایجوکیشن کا حصول" اور پائیدار ترقی (Sustainable Development) کے ہدف نمبر ۶ "Ensure inclusive and equitable quality education and promote lifelong learning opportunities"(۸)اِسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

لیکن تمام تر کاوشوں کے باوجود یہ اہداف ابھی تک پورے نہیں ہو سکے۔ ان اہداف کی عدم تکمیل میں ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ذریعۂ تعلیم ایک ایسی غیر ملکی زبان ہے جو کہ طلباء کے تہذیب و ثقافت سے ربط نہیں رکھتی اور ساتھ ساتھ یہ زبان اُن کے عام استعمال میں بھی نہیں ہے۔ اُستاد بھی اس غیر ملکی زبان میں خاص مہارت نہیں رکھتا۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ بہت سے طلباء جو کہ داخلہ تو لے لیتے ہیں لیکن جب وہ تعلیمی مواد میں موجود تصورات کو سمجھ نہیں سکتے اور ناکام ہو جاتے ہیں تو سکول چھوڑ دیتے ہیں۔ بہت سے بچے ایسے بھی ہیں جو محض انگریزی ذریعہ تعلیم کے باعث تعلیمی اداروں بالخصوص اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ ہی نہیں لیتے۔ معیارِ تعلیم کی بہتری اور تعلیمی مواقعوں کی توسیع میں بہت بڑی رکاوٹ غیر ملکی زبان کا بطور ذریعہ تعلیم استعمال بھی ہے۔

تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مادری زبان میں تعلیم سب سے زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ ڈاکٹر سید عبداللہ کے مطابق کسی بھی زبان کے علمی پھیلاؤ اور بعید ترین وسعتوں تک پہنچنے کی نشانی یہ بھی ہے کہ جب اس زبان میں انسائیکلوپیڈیا مرتب ہونے لگیں اس طرح دیکھا جائے تو اُردو اس بلندی تک پہنچ چکی ہے۔[۹] یونیسکو کے مطابق مادری زبان سے مراد وہ زبان ہے جو ایک بچہ چار سال کی عُمر میں بول اور سمجھ سکتا ہے۔[۱۰] اس تعریف کی روسے پاکستان میں ایک کثیر تعداد ایسے بچوں کی بنتی ہے جن کی مادری زبان اُردو ہے۔ ڈور تھی بوہمن کے مطابق آج کل علاقائی زبانوں کا رسمی تعلیم میں استعمال بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اقوامِ عالم آج کل اس بات پر پریشان ہیں کہ بہت سی زبانیں عدم استعمال، یا سیاسی، معاشرتی اور معاشی وجوہات کی بناء پر معدوم ہوتی جارہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب اقوام عالم لسانی تنوع پر بہت زیادہ زور دے رہی ہیں تاکہ اس سے زبانوں کی ترویج ہو۔[۱۱]

کوسونین کے مطابق اگر ابتدائی تعلیم مادری زبان میں دی جائے تو اس سے نہ صرف داخلہ کی شرح بڑھتی ہے بلکہ کامیابی کی شرح میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ (۱۲) مادری زبان میں یا ایسی زبان میں تعلیم دینے کا بے حد فائدہ ہے جس کو بچے با آسانی سمجھ سکتے ہیں۔ اگر اُردو یا مادری زبان میں تعلیم دی جائے تو اس سے والدین بہتر طریقے سے اساتذہ سے رابطہ کر سکتے ہیں اور بہتر طریقے سے اپنے بچوں کی تعلیم میں کردار ادا سکتے ہیں۔ بینسن کے مطابق تعلیم کو مادری زبان میں دینے سے بچوں کی سکول میں رہنے کی شرح (Retention Rate) بھی بڑھتی ہے اور فیل ہونے ہونے کی شرح میں کمی ہوتی ہے۔ (۱۳)

مادری زبان کی بنیاد پر ملٹی لینگوئل تعلیمی نظام کے بھی بیش بہا فوائد ہیں بعض لوگ اُردو پر یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ یہ پاکستان کے کسی خاص علاقے کی زبان نہیں ہے ڈاکٹر سید عبداللہ کہتے ہیں کہ اگر دیکھا جائے تو یہ ہی نکتہ اُس کی کامیابی ہے کہ یہ کسی خاص فرقے یا علاقے کے بجائے پورے مُلک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اور اپنی بات پہنچانے کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ (۱۴)

ایسے نظامِ تعلیم سے سوچ کی مہارتیں اور تخلیقی صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں۔ اس اپروچ کے تحت اُردو زبان، علاقائی زبان اور انگریزی زبان کو مِلا کر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اور خاطر خواہ نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

پاکستان میں موضوع ذریعۂ تعلیم کا انتخاب ابھی تک ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ اور اس پر مختلف مکتبۂ فکر کی مختلف رائے ہے۔ کچھ لوگ انگریزی زبان کو بطور ذریعۂ تعلیم نافذ کرنے کے حامی ہیں تو کچھ اُردو کو بطور ذریعۂ تعلیم نافذ کرنے پر بے حد زور دیتے نظر آتے ہیں۔ اُردو بطور ذریعہ ء کے موضوع پر ایک مباحثہ جس میں تعلیمی شعبے سے واسطہ مختلف افراد بشمول جامعات کے پروفیسر، کالج کے منتظمین، سکول اساتذہ اور طلباء نے شرکت کی۔ اس مباحثہ میں جہاں اور اہم باتیں زیر بحث آئیں وہاں اُن مشکلات پر بھی روشنی ڈالی گئی جو کہ انگریزی بطور ذریعہ تعلیم کیوجہ سے درپیش ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی زیر بحث لایا گیا کہ مختلف درجوں میں ذریعہ تعلیم کیا ہونا چاہئے۔ مزید بر آں عدالتِ عظمیٰ کے ۸ ستمبر ۲۰۱۵ء کے فیصلے کا نظام تعلیم میں نفاذ سے متعلق سفارشات بھی پیش کی گئیں۔

شرکاء کی بحث سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اکثریت ایسے افراد کی ہے جو کہ مکمل طور پر اُردو کے نفاذ کے حق میں ہیں۔ جبکہ عوام کا ایک مکتبہ ءفکر اُردو کے بطور ذریعہ تعلیم کے نفاذ کے ساتھ ساتھ انگریزی کو ایک زبان کے طور پر لازمی پڑھانے پر زور دیتا ہے اور تیسرا مکتبہ فکر مکمل طور پر انگریزی کے نافذ العمل پر مصر ہے۔ اور انگریزی کی باقاعدہ بین الاقوامی حیثیت کے پیش نظر اور گلوبلائیزڈ رجحانات کے باعث انگریزی کا فروغ لازمی قرار دیتا ہے۔ انگریزی بطور ذریعہ تعلیم سے متعلقہ مشکلات کے ضمن میں شرکاء نے درج ذیل نکات پیش کئے۔

۱۔ انگریزی بطور زبان پڑھانے سے مراد ہے کہ جیسے عربی، فارسی یا کوئی اور زبان پڑھائی جاتی ہے۔ جبکہ انگریزی بطور ذریعۂ تعلیم سے مراد یہ ہے کہ مختلف مضامین (سائنس، ریاضی اور معاشرتی علوم وغیرہ) انگریزی زبان میں

پڑھائے جائیں اور اُن کی درسی کتابیں بھی انگریزی زبان میں ہو۔ ماہرین نے اس بات پر زور دیا کہ انگریزی کو بطور ذریعۂ تعلیم نافذ کرنا طلباء کی مشکلات میں اضافے کا باعث ہے۔ انگریزی کو بطور ذریعۂ تعلیم کے بجائے بطور زبان پڑھایا جائے۔

۲۔ بچہ گھر میں مادری زبان بولتا ہے لیکن جب وہ سکول میں آتا ہے تو وہاں اُس کو ایک اجنبی زبان سے واسطہ پڑتا ہے جس کو سمجھنا اور اس میں تکلم کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ مزیدبرآں تمام اساتذہ انگریزی زبان میں ضروری مہارت نہیں رکھتے جس کے باعث طلباء کو تعلیمی تصورات سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔

۳۔ ماہرین کی اکثریت نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا کہ تمام تر کوششوں اور سرمائے کے اصراف کے باوجود ہم انگریزی میں کمال نہیں پاسکے۔ وہ تمام سکول جو پوری تندھی اور جانفشانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انگریزی کو نافذ کئے ہوئے ہیں وہ بھی انگریزی کے اس معیار پر طلباء کو پہچانے میں ناکام ہیں؟ جس کے ہم متقاضی ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ مادری زبان میں جو مہارت قدرتی طور پر پیدا ہوتی ہے وہ ایک ملکی زبان میں ناممکن ہے۔

۴۔ اُردو کو بہت سے علاقوں میں علاقائی زبانوں پر فوقیت دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے اُردو مختلف علاقوں کو یکجا رکھنے کا باعث ہے اِسی لئے اُردو زبان مختلف علاقوں کے تعلیمی نظام میں ہم آہنگی پیدا کرنے کا مؤجب بن سکتی ہے۔

۵۔ انگریزی زبان کو ایک عالمگیری حیثیت حاصل ہے۔ انگریزی اقوام عالم میں بقاء کا ذریعہ ہے وہ قومیں جو اپنی قومی زبانوں پر اکتفا کرتی آئی ہیں وہ اقوام بھی اَب انگریزی کو بطور مضمون مختلف درجۂ تعلیم میں شامل کر رہی ہیں۔

۶۔ انگریزی زبان میں علم کا وسیع ذخیرہ موجود ہے اور انگریزی زبان سے دوری کا مطلب یہ ہے کہ علم، تحقیق اور معلومات سے دوری اختیار کی جائے اور اگر اس کو اُردو زبان میں منتقل کیا جاتا ہے تو وسیع وسائل درکار ہوں گے۔ اِس لئے بہتر یہی ہے کہ انگریزی زبان کی جو حیثیت ہے اُس کو برقرار رکھا جائے۔

۷۔ ماہرین نے اس بات کی طرف بھی نشاندہی کی کہ طلباء کو انگریزی بطور زبان پڑھانے کے بجائے انگریزی ادب پر زیادہ زور دِیا جاتا رہا ہے۔ ابتدائی جماعتوں میں بھی انگریزی نظموں اور کہانیوں کو نصاب میں بہت زیادہ شامل کیا جاتا رہا ہے جو کسی بھی طرح زبان میں مہارت بڑھانے کا سبب نہیں ہیں۔

مختلف درجوں میں ذریعہ تعلیم کے موضوع پر مندرجہ ذیل نکات سامنے آئے۔

۱۔ ابتدائی تعلیم مادری زبان میں، ثانوی تعلیم اُردو زبان میں اور اعلیٰ تعلیم انگریزی زبان میں دی جائے۔ لیکن اعلیٰ یا پیشہ ورانہ تعلیم کو درجہ بہ درجہ سلسلہ وار آہستہ آہستہ اُردو میں منتقل کیا جائے۔

۲۔ انگریزی کو بطور زبان ابتدائی جماعتوں سے ہی پڑھایا جائے اور اُس کے لئے ماہر اساتذہ کا انتخاب کیا جائے۔

اُردو کے بطور ذریعہ تعلیم نفاذ پر مباحثے کے دوران درج ذیل نکات پیش کی گئیں۔

۱۔ چونکہ تعلیمی نظام میں اساتذہ کی اہمیت سے کوئی بھی منکر نہیں ہے لہذا اساتذہ کو مہارت دی جائے کہ وہ طلباء کو اس زبان میں مواد اور concept دے سکیں جس کو طلباء با آسانی سمجھ سکیں۔ فی الوقت جب تک کتابوں کے تراجم نہیں ہوتے۔ اساتذہ طلباء کو آسان عام فہم زبان میں سمجھائیں۔

۲۔ اساتذہ نصاب کی تکمیلی کے بجائے زیادہ زور تصورات کو واضح کرنے پر دیں۔

۳۔ درسی کتب کو انگریزی کے بجائے اُردو یا علاقائی زبانوں میں تحریر کرایا جائے۔

۴۔ دوسری زبانوں میں موجود اہم کتابوں کا اُردو میں ترجمہ کرایا جائے تاکہ طلباء اُن سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھا سکیں۔

۵۔ شرکاء گفتگو نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ملٹی لنگوئل ازم کو قبول کرتے ہوئے اُردو، علاقائی اور انگریزی زبانوں کو ساتھ ساتھ استعمال کیا جائے۔ لیکن فوقیت پھر بھی ابتدائی درجے میں علاقائی یا اُردو، ثانوی درجوں میں اُردو اور پھر انگریزی کو دی جائے۔

۶۔ زبان کا انتخاب علاقے اور طلباء کی خواہش سے مطابقت رکھتا ہو۔

۷۔ مادری زبان کا زیادہ سے زیادہ استعمال ہو کیونکہ انسان کی پوشیدہ صلاحیتیں زیادہ تر مادری زبان کے استعمال سے ہی اُجاگر ہوتی ہیں۔

۸۔ شرکاء گفتگو نے اِس بات پر بھی بے حد زور دیا کہ ادارۂ فروغِ قومی زبان کو مزید فعال بنایا جائے اور کتب کے تراجم کروائے جائیں۔

۹۔ بے جا پیچیدہ الفاظ کے بجائے ایسے الفاظ میں ترجمہ کیا جائے جو کہ عام فہم اور عام استعمال میں ہوں اور سائنسی تکنیکی اور کمپیوٹر سے متعلقہ الفاظ کا ترجمہ کرنے کے بجائے ان اصطلاحات کو اسی طرح استعمال کیا جائے تاکہ اُن کو خاطر خواہ سمجھا جاسکے اور مزید اعلیٰ درجے کی تعلیم کے حصول میں آسانی رہے۔ ہاں اُن اصطلاحات کو اُردو میں لکھ کر ساتھ بریکٹ میں انگریزی میں بھی لکھ دِیا جائے مگر درسی کتب اُردو میں ہی تحریر کروائی جائیں۔

۱۰۔ ماہرین نے زبان کی ایک مؤثر اور قابل عمل پالیسی مرتب کرنے بھی زور دیا۔

اختتام / نتیجہ:۔

آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۲۵۱ کے تحت پاکستان کی قومی زبان اُردو ہے۔ عدالتِ عظمیٰ کے ۸ ستمبر ۲۰۱۵ء کے فیصلے کے مطابق حکومت کو ہر ممکن طریقے سے اُردو کو بطور قومی زبان کو نافذ کرنا ہے اور سرکاری و دیگر مقاصد کے لئے بروئے کار لانا ہے تعلیم کی اہمیت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے اور تعلیم کے مقاصد تبھی حاصِل ہوسکتے ہیں جب تعلیم اُس زبان میں دی جائے جو یا تو بچوں کی مادری زبان ہو یا قومی زبان، ہم تمام تر کوششوں کے باوجود انگریزی سے تعلیم کے مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ کیونکہ نہ تو تمام اساتذہ کی اس زبان میں مہارت ہے اور نہ ہی طلباء اس زبان سے آشنا ہیں۔ لہذا

ضرورت اس امر کی ہے کہ اُردو اور علاقائی زبانوں کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو یقینی بنائے جائے اور تعلیم کو عام فہم بنایا جائے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کے مطابق اگر ہم اپنے ملکی نظام کو سُبک رفتاری کے ساتھ صحیح راہ پر گامزن کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں فوری طور پر تین میدانوں میں اُردو کا نفاذ کرنا ہوا۔ اردو کا بطور دفتری نظام اور بطور زبان تدریس نفاذ اور مقابلے کے امتحانات کے لیے اُردو کو لازمی قرار دیا جائے۔(۱۵)

## حوالہ جات


۱۔ قومی اسمبلی پاکستان اِسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور: ترمیم شدہ لغایت ۳۱ جولائی ۲۰۰۴

۲۔ سپریم کورٹ آف پاکستان آئینی درخواست نمبران ۲۰۰۳/۵۶ اور ۲۰۱۲/۱۱۲ سپریم کورٹ آف پاکستان ۲۰۱۵

۳۔ سید محی الدین قادری، ڈاکٹر، ہندوستانی لسانیات، شمس الاسلام پریس، حیدر آباد دکن، طبع اول ۱۹۳۲ء عبادت بریلوی، ڈاکٹر، (مرتب) خطباتِ عبدالحق، انجمن ترقی اردو، پاکستان، ۱۹۶۴ء

۴۔ عبدالستار ملک، پاکستان میں اردو زبان کی تدریس کے مسائل و مباحث (تحقیق و تنقیدی جائزہ) مقالہ برائے پی ایچ ڈی، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء

۵۔ وحید قریشی، ڈاکٹر، (پیش لفظ) مشمولہ زبان اور ثقافت از ڈاکٹر غلام علی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد ۱۹۸۷ء

۶۔ مقتدرہ قومی زبان اُردو کو بطور ذریعہ تعلیم اپنانے کے لئے سفارشات۔ مقتدرہ قومی زبان ۱۹۸۱ء

7. www. un.org/en/mdg/summit-2010

8. www. un.org/sustainabledevelopment/sustainable- development- goals.

۹۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، تحریکِ نفاذ اُردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۵ء

10. UNESCO "The use of vernacular languages in education. Monographs on foundation of Education No. 8 Paris UNESCO. 1953

۱۱۔ ڈورتھی برہمن "مدر ٹنگ میٹرز: لوکل لینگوئج ایز اے کی ٹو ایفیکٹو لرننگ۔ پیرس: یونیسکو ۲۰۰۸ء

12. Kosonen, K, Education in local languages: Policy and practice in Southeast Asia. First languages first. Community-based literacy programs for minority language context in Asia. Bangkok: UNESCO Bangkok, 2005.

13. Benson, C. (2002). Real and potential benefits of Bilingual programs in developing countries. International Journal of Bilingual Education and Bilingualism, 2002, 5(6), 303 - 317

۱۴۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، مقالات اردو تدریس کانفرنس، اُردو مرکز، لاہور، جون ۱۹۶۴ء

۱۵۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، نفاذ اردو کا مسئلہ (مقالہ) مشمولہ اردو کانفرنس خانیوال، ۱۹۸۷ء